کتاب نما

تعلیم القرآن [اٹھارہ پارے]' مرتبہ: صابر قرنی۔ ناشر: مکتبہ الحسنات' ۱۹ سی منصورہ' ملتان روڈ' لاہور۔ ضخامت: کم و بیش ایک سو اور سوا سو صفحات۔ ہدیہ فی پارہ: ۳۰ روپے۔

مرحوم صابر قرنی کی زندگی اسلام کی سربلندی کے لیے جدوجہد خصوصاً دینی لٹریچر کی اشاعت و توسیع میں گزری۔ وہ سالہا سال تک رسالہ بتول' الحسنات اور نور مرتب اور شائع کرتے رہے۔ علاوہ ازیں انھوں نے خواتین اور بچوں کے لیے بہت سی چھوٹی بڑی بیسیوں بلکہ سیکڑوں سبق آموز کتابیں شائع کیں۔ عمر کے آخری برسوں میں انھوں نے کلام پاک کی تعلیم و تفہیم کے لیے تعلیم القرآن مرتب و شائع کرنا شروع کیا تھا۔ اب تک اس کے ۱۹ پارے شائع ہو چکے ہیں۔ متن کے نیچے لفظی و لغوی ترجمہ اور دوسری سطر میں مولانا فتح محمد جالندھری مرحوم کا آسان اور رواں ترجمہ دیا گیا ہے۔ حاشیے میں قواعد بھی سمجھائے گئے ہیں یعنی اسم' فعل' حرف کی وضاحت' ماضی اور مضارع کی نشان دہی تاکہ قاری میں عربی سیکھنے کا ذوق و شوق پیدا ہو۔ سب سے آخر میں ہر پارے کے مضامین کا خلاصہ دیا گیا ہے اور پھر اس پارے کے جملہ الفاظ حروف تہجی کے اعتبار سے مرتب کر کے ان کے معنی بتائے گئے ہیں اور یہ کہ لفظ کا مادہ یا مصدر کیا ہے اور قواعد کی رو سے اس کی کیا نوعیت ہے؟ ہر پارے کے آغاز میں آیات کے عنوانات اور مضامین مرتب کر دیے گئے ہیں۔ مختصر یہ کہ قرآن مجید کو باترجمہ پڑھنے اور اس کے مطالب و مفہوم کو سمجھنے کے لیے یہ ایک مفید سلسلہ ہے۔

مرتب مرحوم کا خیال تھا کہ: "گھر کے جملہ افراد اس کام کے لیے دن میں ایک وقت مقرر کر کے' روزانہ ایک صفحہ یا چند آیات کا ترجمہ سیکھنے اور سکھانے میں صرف کریں تو خاطر خواہ اضافہ ہو گا"۔ مولف نے اسے "قرآن کو قرآن کی زبان میں سمجھنے کا جدید طریقہ" قرار دیا ہے۔

سکولوں' کالجوں اور مدرسوں میں طلبہ و طالبات کو قرآن پاک سمجھانے کے لیے' نیز انفرادی مطالعے کے لیے بھی' باترجمہ پاروں کا یہ سلسلہ یقیناً نافع ہو گا اور امید واثق ہے کہ مولف مرحوم کے لیے اجر کا باعث بنے گا۔ (رفیع الدین ہاشمی)

رسولؐ اللہ کی وصیتیں' مرتب و مترجم: ابو مسعود اظہر ندوی۔ ناشر: منشورات' منصورہ' لاہور۔ صفحات: ۱۱۴۔ قیمت: ۲۵ روپے۔

سیرت حبیبؐ' ذکر حبیبؐ اور قول حبیبؐ سے ناتا جوڑنے والے لوگ قابل تحسین ہیں کہ اس تعلق کی پیاس بڑھاتے اور اس کا سامان مہیا کرنے کے لیے' نت نئے پیرائے اختیار کرتے ہیں۔ رسول اللہ کی وصیتیں بھی ایک ایسے ہی قدسی سلسلے کی کڑی ہے۔

ابو مسعود اظہر ندوی نے روزمرہ زندگی کے ایک سو موضوعات پر احادیث پاک کا یہ انتخاب مرتب کیا ہے' جس میں متن کی صحت کا خاص طور پر خیال رکھا ہے۔ حوالے مستند ہیں اور ترجمہ ایسا شستہ اور رواں ہے کہ قول رسول صلی اللہ علیہ وسلم سیدھا دل پر نقش ہو جاتا ہے۔ ہدایت' وصیت ہی ہوتی ہے۔ رسول پاکؐ نے صحابہ کرامؓ کو جو ہدایات فرمائیں' انھیں ایک مربوط نظم کے ساتھ پیش کر کے عامتہ الناس کی ذہنی' فکری اور عملی تربیت کی یہ ایک قیمتی دستاویز مرتب کی گئی ہے' جس کا مطالعہ مشام جاں کو معطر کرتا اور ذوق عمل کو بڑھاتا ہے۔ یہ کتاب اس سے پہلے بھارت میں شائع ہوئی تھی' اب پاکستان میں منشورات نے شائع کی ہے۔ (سلیم منصور خالد)

Islam, the Muslim World, Community Challenges of the Modern Age (اسلام' مسلم دنیا اور عصر جدید کی تحدیات)' مصنف: محمد زبیر فاروقی۔ ناشر: استعارہ' گلی ۶۷' جی ۸/۱' اسلام آباد۔ صفحات: ۳۶۱۔ قیمت: ۴۷۰ روپے۔

تعلیمات اسلامی کی روح اور منطق کی تفہیم و توضیح کا کام ہر دور میں جاری رہا ہے۔ انگریزی زبان میں بھی اب ایسی تحریریں تسلسل کے ساتھ شائع ہو رہی ہیں' جن میں دور جدید کے ساتھ اسلام کے ربط کی وضاحت ملتی ہے۔ اسلام کی روشن تعلیمات قدیم و جدید اور حاضر و مستقبل' سب کے لیے کار آمد' مفید اور حیات افزا ہیں۔ زمان و مکاں کے فاصلے اس پر اثرانداز نہیں ہوتے۔

زیر نظر کتاب میں اسلامی تعلیمات کی منطق' عصر حاضر کی فکری رو اور قرآنی تعلیمات پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ ذات باری' اسرار کائنات' فضیلت انسان' الہامی ہدایت' سبب تخلیق' اس کے پہلے پانچ ابواب کے موضوعات ہیں۔ مصنف قرآنی احکامات و تعلیمات کو دلائل کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ مصنف نے دور جدید کے فلسفیوں کی آرا پر مختصر تبصرہ بھی کیا ہے۔ چھٹا باب' آنحضرتؐ کے اسوۂ کامل کے حوالے سے ہے اور اس میں آں جنابؐ کی زندگی کے چیدہ چیدہ واقعات اور عالم انسانی پر ان کے اثرات کا ذکر ہے۔ مولف نے غیر مستند واقعات درج کرنے سے گریز کیا ہے۔ مسلمانوں نے آنحضرتؐ کی تعلیمات سے جو روگردانی کی ہے' نیز آنحضرتؐ کی قیادت کے علاوہ جو جو راستے اور قیادتیں چن رکھی ہیں اور اس کے جو المناک اثرات مسلمانوں پر مرتب ہو رہے ہیں' اگر اس کا تفصیلی جائزہ بھی لیا جاتا تو مفید ہوتا۔

ساتویں باب میں بتایا گیا ہے کہ دور جدید میں مسلم امت کو کیا کیا چیلنج درپیش ہیں۔ ازاں بعد خلافت اسلامیہ کا خاتمہ، تہذیبی زوال، سرمایہ داری، اشتراکیت، یہودی سازشیں، معاشی ابتری، انسانی حقوق، لبرل ازم، مغربی ذرائع ابلاغ سے حملہ اور اسی قسم کے دیگر موضوعات کا بھی اجمالی جائزہ لیا گیا ہے۔

مصنف کے مخاطب، وہ مسلمان قاری ہیں جو اسلام کا مطالعہ انگریزی زبان میں کرنا چاہتے ہیں۔ وہ افراد امت میں ملی تشخص کا ایسا شعور پیدا کرنا چاہتے ہیں جو انھیں نظام اسلامی کے غلبے کے لیے جدوجہد پر آمادہ کرے، اس طرح اسلام، عصر حاضر میں اپنا اصل کردار ادا کر سکے گا۔ اسلام کے مستقبل کے حوالے سے مصنف بہت پرامید ہیں، لکھتے ہیں: "محسوس ہوتا ہے کہ مسلم امت خواب غفلت سے بیدار ہو رہی ہے اور آنکھیں ملتے ہوئے اپنی سمت تلاش کر رہی ہے.... جلد ہی شور دب جائے گا، گرد و غبار چھٹ جائے گا، اسلامی تہذیب جدید علوم اور مغرب کی ٹیکنالوجی کے ذریعے آیندہ کئی صدیوں تک عالم انسانی کی راہنمائی کرے گی"۔ کاش ایسا ہی ہو! کتاب کی زبان خوب صورت اور طباعت معیاری ہے۔ (محمد ایوب منیر)

یاد ایام، مرتبہ: محمد شفیع ملک۔ ناشر: الممتاز، ۵۷ ایف سی سی چودھری ظہور الٰہی روڈ، گلبرگ ۲، لاہور۔ صفحات: ۳۵۳۔ مجلد: قیمت درج نہیں۔

ہمارے ہاں عام طور پر بڑے سیاست دان، کامیاب حکمران اور صاحب اسلوب ادیب، دانش ور یا جرنیل ہی اپنی خود نوشت لکھنے کی ہمت کرتے ہیں۔ ان کے قارئین کا ایک بڑا طبقہ پہلے ہی ان سے واقف ہوتا ہے۔ کسی صنعت کار، تاجر یا خادم خلق کی جانب سے خود نوشت لکھنے کی خال خال مثالوں میں، یاد ایام ایک نمایاں اضافہ ہے۔

محمد شفیع ملک، زندگی کی ۸۲ بہاریں دیکھ چکے ہیں مگر اب بھی وہ چاق و چوبند اور رفاہی کاموں میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ یاد ایام ایک ایسے فرد کی روداد حیات ہے جو لاہور کے ایک عام سے گھرانے میں پیدا ہوا، ملازمت کی، پھر جب ملازمت چھوڑی تو ایک کامیاب تاجر اور صنعت کار ثابت ہوا۔ مگر اتنی سی بات میں تو کوئی ندرت نہیں۔ بات تو یہ ہے کہ ایسے فرد کو دولت کی چکاچوند نے عام انسانی زندگی کے کرب سے بے خبر نہ ہونے دیا۔ مصنف کو لڑکپن ہی سے اسلام کے عملی، تہذیبی اور سیاسی پہلو سے وابستگی تھی۔ اس لیے وہ ایسی مختلف تحریکوں میں شامل رہا۔ مطالعے کی وسعت، علم و دانش کے دل نواز مراکز سے وابستگی اور خدمت خلق کے کاموں سے اٹوٹ تعلق نے زندگی سے ان کی دلچسپی کو اور زیادہ بڑھا دیا۔

مصنف لکھتے ہیں: "(یہ کتاب) لکھنے کا دوسرا اہم مقصد یہ (بتانا) ہے کہ.... لوٹ مار، ڈاکا زنی، دھوکا دہی، چوری چکاری، رشوت اور بدعنوانی وغیرہ وغیرہ سے دولت تو حاصل کی جا سکتی ہے، مگر قلب و روح کا سکون

کبھی حاصل نہیں ہو سکتا، جب تک انسان محنت کی روٹی نہ کمائے۔ رزق حلال کمانے میں جو لطف اور برکت ہے، وہ لقمہ حرام کھانے میں نہیں" (ص ۳)۔ پھر لکھتے ہیں: "اگر میں (رفاہی) ہسپتال نہ بناتا، اور جایداد وقف نہ کرتا، تو میری اولاد کو عمر بھر وسیع رزق مل سکتا تھا--- (میں) ایسا کرتا تو وہ کاہل ہو جاتے، یا لاہور کے دوسرے رئیس زادوں کی طرح بگڑ جاتے" (ص ۳۵۰)۔ قرارداد مقاصد کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں: "اسمبلی کے اندر مولانا شبیر احمد عثمانیؒ اور اسمبلی کے باہر جماعت اسلامی نے یہ قرارداد منظور کرانے کے لیے بڑا کام کیا" (ص ۱۷۲)۔ انھوں نے مولانا مودودیؒ، علامہ اقبالؒ اور قائداعظمؒ کے حوالے سے بڑے دلچسپ انداز میں اپنا تاثر اور بعض حقائق بیان کیے ہیں (ص ۲۰۱-۲۰۸)۔

کتاب کا اسلوب تحریر شستہ، رواں دواں اور دلچسپ اظہار بیان کا عمدہ نمونہ ہے۔ قلم کی پختگی اور ایمان سے وابستگی کا امتزاج، اسے ایک امتیازی حیثیت دے رہا ہے۔ کاش ایسا انداز بہت سے ادیبوں کو بھی نصیب ہو سکے۔ (س-م-خ)

علم میرا ہتھیار ہے، سلمان حسین خاں۔ ناشر: شوکت اسلام اکیڈمی، کراچی (لاہور میں مکتبہ تعمیر انسانیت اور اسلامک پبلی کیشنز سے دستیاب ہے)۔ صفحات: ۴۴۔ قیمت: ۳۰ روپے۔

امت مسلمہ کے لیے درد مندی اور ولولہ رکھنے والے نوجوان مصنف کو شکوہ ہے کہ اول تو مسلمان ممالک خواندگی اور تعلیم میں دوسرے ملکوں سے بہت پیچھے ہیں۔ دوم: وہ قرآن و سنت اور جدید علوم و فنون کے ہتھیاروں سے مسلح نہیں ہیں۔ سوم: پاکستان میں تو بڑا المیہ یہ ہے کہ معلموں اور علوم و فنون کے ماہرین کے بجائے موسیقاروں، کھلاڑیوں اور اداکاروں کی قدر افزائی ہوتی ہے۔ ان کے نزدیک بجا طور پر یہی ہماری پستی اور زوال کا حقیقی سبب ہے۔ سلمان صاحب نے علم اور حصول علم پر بیشتر احادیث جمع کر دی ہیں۔ انھوں نے زور دیا ہے کہ نہ صرف علوم جدید کا حصول، بلکہ ان کی اسلامی تشکیل، وقت کی اہم ضرورت ہے۔ دور حاضر میں علم کے ہتھیار سے لیس ہو کر ہی مسلمان اپنے دکھوں کا مداوا کر سکتے ہیں۔ تہذیب جدید کا مقابلہ اور اقوام عالم کی قیادت کا حصول، علوم و فنون میں مہارت سے وابستہ ہے۔ (ر-ہ)

عنایتیں کیا کیا! پروفیسر عنایت علی خان۔ ناشر: منشورات، منصورہ، لاہور۔ صفحات: ۳۱۶۔ قیمت: ۱۲۵ روپے۔

پروفیسر عنایت علی خان فطری شاعر ہیں اور کسب و اکتساب نے ان کی خداداد شاعرانہ صلاحیتوں کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ وہ ایک اچھے شاعر بھی ہیں اور راست فکر مسلمان بھی۔ وہ بہ یک وقت ایمان اور شاعری کے تقاضوں سے عہدہ برآ ہوتے ہیں۔ ان کی سنجیدہ شاعری بھی اسی قدر موثر ہے جس قدر ان کی طنزیہ اور

مزاحیہ شاعری۔ ان کی شاعری کے دونوں انداز ان کی مقصدی وحدت کے آئینہ دار ہیں۔ وہ حسن معنی کے ساتھ، حسن اظہار کو بھی مد نظر رکھتے ہیں۔ پروفیسر عنایت علی خان شاعری کی جملہ اصناف میں مہارت اور اردو روز مرہ اور محاورہ پر پوری گرفت رکھتے ہیں۔ ان کا کلام دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ انھیں تلاش الفاظ میں زیادہ تگ و دو نہیں کرنا پڑتی لیکن وہ پہلے سے موجود الفاظ و تراکیب پر بھی قناعت نہیں کرتے۔ ان کی اخاذ طبیعت انھیں نت نئے اسالیب اختیار کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔ پرانے الفاظ و تراکیب کے پیمانے ان کے خیالات کی جدت و ندرت کی تاب لانے سے عموماً قاصر رہتے ہیں۔ اس لیے وہ اپنے لیے نئے الفاظ اور نئی تراکیب تراشتے رہتے ہیں، تاہم ان کی جدت پسندی ان مفاسد سے پاک ہے جن سے عام طور پر نام نہاد جدت پسند مگر خام طبع شاعروں کا کلام، مملو ہوتا ہے۔ ان کا ہر شعر ان کے افکار کی پختگی اور مہارت فن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

اس سے قبل ان کی متعدد تصانیف منظر عام پر آچکی ہیں۔ تازہ تصنیف، عنایتیں کیا کیا! ان کی سنجیدہ و مزاحیہ شاعری کا مجموعہ ہے۔ ان کی منظومات کے موضوعات اکثر و بیشتر دینی اور ملی ہیں اور وہ اپنے کلام سے بانگ درا اور حدی خوانی کا کام لیتے ہیں۔ وہ کبھی حمد و نعت سے جذبات ایمانی بیدار کرتے ہیں، کبھی ذکر اسلاف سے افراد ملت کو آمادہ عمل کرتے ہیں اور کبھی معاصر اسلامی تحریکوں اور مساعی جہاد کے تذکرے سے، دلوں میں نئی امنگیں ابھارتے ہیں۔ دہبل جدید، عبدالمالک شہید سے، بوسنیا کی پکار، شیشان کے مجاہدو! خدا حافظ، ایسی نظمیں پڑھ کر ان کے ملی رجحان اور تاثیر کلام کا اندازہ ہوتا ہے۔ اس سلسلے کی ایک قابل ذکر نظم "افغان مجاہدوں سے" ہے۔

ان کی طنزیہ و مزاحیہ شاعری میں مزاح کے ساتھ، ان کے مشاہدے کی گہرائی اور گیرائی بھی نظر آتی ہے۔ یہ رنگ کبھی ہلکا ہوتا ہے اور کبھی شوخ۔ وہ ماحول کے مضحک پہلوؤں کو ہمیشہ مد نظر رکھتے ہیں اور ان کے حوالے سے مزاح کے پھول برساتے رہتے ہیں۔ اسی طرح وہ خرابیوں پر طنز کے تیر چلاتے ہیں۔ یہ تیر عموماً ٹھیک نشانے پر بیٹھتے دکھائی دیتے ہیں۔ انھوں نے متعدد چھوٹی بڑی نظموں اور غزلوں میں مزاح کے پھول برسائے اور طنز کے تیر چلائے ہیں۔

عنایتیں کیا کیا کا سرورق دیدہ زیب، کتاب کی طباعت عمدہ اور قیمت مناسب ہے۔ (ڈاکٹر رحیم بخش شاہین)

رہنمائے تربیت (کارکنان دعوت و تبلیغ کے لیے لائحہ عمل)، تالیف: ہشام الطالب، ترجمہ: شاہ محی الحق فاروقی۔ ناشر: عالمی ادارہ فکر اسلامی، ایف ۱۰/۲، اسلام آباد۔ صفحات: ۶۲۴۔ قیمت: ۴۰۰ روپے۔

جو کام کسی زمانے میں کسی خصوصی تربیت کے بغیر، اس کے لیے کتابیں لکھے بغیر، بہ حسن و کمال انجام دیے جاتے تھے، اب انھیں برا بھلا انجام دینا سکھانے کے لیے، خصوصی کورس اور کتابیں ہوتی ہیں۔ تدریس کو ہی لے لیں۔ فن تدریس کا کوئی کورس کیے بغیر اعلیٰ سے اعلیٰ استاد ہوتے تھے (اب بھی ہوتے ہیں)۔ اب اس کے لیے ڈپلوما، سرٹیفکیٹ اور ڈگری کورس ہوتے ہیں جن سے گزرنے کے بعد، ہم یہ سمجھتے ہیں کہ کوئی شخص اچھا استاد ہو گیا ہے۔ اسی طرح، انتظام ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے، لیکن اب "انتظامیات" ایک باقاعدہ علم ہے۔ معمول کے کسی کام کو فن بنا کر، اس کی تفصیلات اور جزئیات مرتب کرنا، دور جدید کا تقاضا بھی ہے اور یقیناً مفید بھی ہے۔ دعوت و تبلیغ کا کام روز اول سے ہوتا آیا ہے۔ اس کے لیے تفاسیر قرآن، احادیث اور اسلامی لٹریچر میں ضروری رہنمائی موجود ہے۔ نیز دور جدید کی اسلامی تحریک نے سید مودودی علیہ الرحمہ کی رہنمائی میں تنظیم جماعت، اجتماعی زندگی، نظم جماعت، سمع و طاعت، تعمیر سیرت، تزکیہ نفس، اجتماعی تربیت اور اپنی اصلاح آپ جیسے موضوعات پر وقیع لٹریچر اردو زبان میں پیش کیا ہے اور عملاً برت کر، تجربات کی روشنی میں ایک شاہ راہ واضح کر دی ہے۔

اس کتاب کی اصل اہمیت یہ ہے کہ اس میں ان موضوعات کو ایک جدید انداز کے کورس کی طرح مرتب کر دیا گیا ہے۔ یہ ایک ایسا لائحہ عمل ہے جس سے زیر تربیت افراد کی لگن میں اضافہ، ان کے علم میں ترقی اور ابلاغ، انتظامی امور اور منصوبہ بندی کے شعبوں میں ان کی صلاحیتوں میں نکھار پیدا ہو سکتا ہے۔ کتاب کے مندرجات نظری سے زیادہ عملی پہلوؤں پر مرکوز ہیں۔ ایک فرد کی شخصی تعمیر سے لے کر دعوت اسلامی کی توسیع تک، اس سلسلے میں موثر اجتماعات منعقد کرنے سے لے کر دعوت اسلامی کی منصوبہ بندی تک اور دعوت و تبلیغ کے معروف طریقوں سے لے کر عصر حاضر کی بہترین سہولتوں کے استعمال پر غور و فکر تک، جیسے بے شمار مسائل زیر بحث آگئے ہیں۔ بعض عنوانات سے کتاب کی وسعت کا اندازہ ہو سکتا ہے: ۱- قیادت کی ذمہ داریاں ۲- مہارت میں اضافہ اور ذاتی ترقی ۳- تربیت دینے والوں کی تربیت ۴- نوجوانوں کے کیمپ۔ ہر حصہ کئی ابواب پر مشتمل ہے اور عملی انداز سے، چارٹوں، مشقوں اور سوالات سے تفہیم کی کوشش کی گئی ہے۔ مثال کے طور پر میٹنگ (اس کا ترجمہ اجتماع نہیں کیا گیا ہے) پر ۴۰ صفحات کے دو ابواب ہیں۔ چیک لسٹ سمیت ہر متوقع صورت حال کی نشان دہی کرتے ہوئے، اسے زیادہ سے زیادہ مفید اور موثر بنانے کا طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے۔

کتاب مفید ضرور ہے، لیکن جیسا کہ خود مصنف نے لکھا ہے کہ یہ کتاب بین الاقوامی قارئین کی ضرورتوں اور مشکلات کو سامنے رکھ کر لکھی گئی ہے (ص ۷)۔ مصنف امریکہ میں مسلم سٹوڈنٹس ایسوسی ایشن میں تربیتی امور کے ذمہ دار رہے ہیں۔ ان تجربات کی اور اس ماحول کی جھلک اجنبیت کا احساس دلاتی

ہے۔ اگر مترجم محض ترجمہ نہ کرتے بلکہ اردو میں موجود لٹریچر اور پاک و ہند کی تحریک اسلامی کے حالات و ضروریات کے لحاظ سے تدوین نو کرتے تو یہ کاوش کہیں زیادہ مفید ہو جاتی۔

اس کتاب کا اصل چیلنج یہ تھا کہ اس کا ایسا ترجمہ کیا جاتا کہ جو ترجمہ محسوس نہ ہو بلکہ مقامی حالات کے مطابق اردو میں لکھی گئی ایک طبع زاد کتاب محسوس ہوتی۔ بدقسمتی سے ایسا نہ ہو سکا۔ حالانکہ اس پر محنت کی گئی اور اس وجہ سے تاخیر بھی ہوئی۔ بعض ترجمے غیر ضروری محسوس ہوئے، مثلاً مسلم اسٹوڈنٹس ایسوسی ایشن کو "مسلم طلبہ کی انجمن" کہا گیا جبکہ "ایم ایس اے" کا استعمال ابلاغ کے لیے زیادہ بہتر تھا۔ اسی طرح ISNA کو "شمالی امریکہ کی اسلامی انجمن" لکھا گیا ہے، ان لفظی ترجموں کی ضرورت نہ تھی۔

فی زمانہ کتاب کی زیادہ ضخامت (اور اس کی وجہ سے قیمت بھی) اس کی افادیت و اشاعت میں رکاوٹ بن جاتی ہے۔ اسے تین چار حصوں میں پیش کیا جاتا تو استفادہ کرنے والوں کا دائرہ وسیع ہو جاتا۔

یہ کتاب، دعوت و تبلیغ کے اردو خواں کارکنان کو، اردو میں موجود لٹریچر سے بے نیاز نہیں کرتی، بلکہ بہتر اور موثر استعمال کے لیے راہیں سجھاتی ہے۔ فنی نوعیت کی کتاب ہے، اس لیے خشک ہے اور عمل کے لیے ارادے اور عزم کی طالب ہے۔ ان موضوعات کو کورس کی طرح پڑھنے اور لائحہ عمل کو، ہدایت نامہ کی طرح استعمال کرنے کی روایت اور عادت نہ ہو، تو اس سے فائدہ اٹھانا مزید مشکل ہو جاتا ہے۔ یہ کتاب "خرّم جاہ مراد" کے نام منسوب کی گئی ہے جو اس کے اچھے اور معیاری ترجمے کے خواہاں تھے۔ (مسلم سجاد)

شیطان عظیم امریکہ سے پرسوز آواز حق، ریمزے کلارک، مولف: شفیق الاسلام فاروقی۔ ناشر: حرا پبلی کیشنز، ۴۵ چیٹرجی روڈ، کبیر سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔ صفحات: ۴۸۔ قیمت: ۲۰ روپے۔

شفیق الاسلام فاروقی ایک بزرگ اور درد مند اہل قلم ہیں۔ وہ اپنے مضامین کے ذریعے بعض مغربی اخبارات و جرائد میں شائع ہونے والی دلچسپ تحریروں سے اردو قارئین کو مستفید کرتے رہتے ہیں۔ زیر نظر کتابچے کے ذریعے انھوں نے امریکہ کے سابق اٹارنی جنرل مسٹر ریمزے کلارک کے ایک مصاحبے (Impact، دسمبر ۱۹۹۷) کا ترجمہ مع تبصرہ و تجزیہ پیش کیا ہے۔ یہ چشم کشا مصاحبہ (انٹرویو) مسٹر کلارک کی سلاست طبع اور حق گوئی کا آئینہ دار ہے۔ کلارک نے عالم اسلام بالخصوص عراق کے بارے میں امریکی پالیسی کی کھل کر مذمت کی ہے جس کے نتیجے میں حصول خوراک پر پابندیوں کی وجہ سے اب تک وہاں ۱۵ لاکھ افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔

کلارک نے امریکی حکومت کو آڑے ہاتھوں لیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ یہ ملک، جھوٹے ایشوز بنانے اور اٹھانے میں ماہر ہے۔ امریکہ نے عراق پر وحشیانہ اور بے رحمانہ بمباری کر کے عراق کو ناقابل بیان مصائب

میں الجھا دیا ہے۔ نظام صفائی اور آب رسانی تباہ ہو چکا ہے اور لوگ مر رہے ہیں۔ انھوں نے مادہ پرستی کو امریکہ کے بگاڑ کا بڑا سبب قرار دیا ہے۔ ان کے خیال میں اس کی نام نہاد جمہوریت' اصل میں "حکومت بذریعہ دولت" ہے۔ کلارک کے خیال میں نہ صرف امریکہ بلکہ پورا مغرب قدرتی وسائل سے مالا مال [اسلامی] ممالک کی دولت کشید کرنے کی فکر میں ہے۔ اسلام کی جانب کلارک کا رویہ خاصا حقیقت پسندانہ ہے۔ فاروقی صاحب نے اس انٹرویو کے بعد ایک صحافی انتھونی لائڈ کے ایک مضمون کا ترجمہ بھی دیا ہے جو خاصا معلومات افزا اور دلچسپ ہے۔ مجموعی طور پر اس کتابچے کے ذریعے فاروقی صاحب نے مغرب کا حقیقی چہرہ دکھانے کی کامیاب سعی کی ہے۔ (س-م-خ)

عمرہ کی سعادت

بکنگ جاری ہے

جدہ
لاہور لاہور

رفاہ گروپ

کی جانب سے سعادت عمرہ کے لیے سعودی عرب میں پندرہ روزہ قیام کا مکمل پیکج
ٹکٹ ویزا کی سہولت کے ساتھ
ایئر کنڈیشنڈ ٹرانسپورٹ' ایئر کنڈیشنڈ رہائش بمعہ ٹیلی فون' فریج
حرم سے چند قدم کے فاصلے پر

پروگرام سال 1998ء

پہلا گروپ --- 5 جولائی ماہ ربیع الاول 98ء | چوتھا گروپ --- 10 اکتوبر 98ء
دوسرا گروپ --- 18 اگست 98ء | پانچواں گروپ --- یکم نومبر 98ء
تیسرا گروپ --- 20 ستمبر 98ء | چھٹا گروپ --- (ماہ رمضان) 98ء

زیر نگرانی: جناب اعجاز احمد چودھری - فرید احمد پراچہ
احمد رضا بٹ

فون: 7586631
فیکس: 6650879
رفاہ گروپ 95-فیروزپور روڈ' اچھرہ موڑ' لاہور